سوال

میرے خاوند نے کہا : اگر میں اپنے گھر والوں کولاؤں یا لے کر جاؤں تو مجھ پر طلاق ، یہ علم میں رہے کہ وہ غصہ کی حالت میں تھا، پھر اسے ندامت ہوئی اور کہنے لگا : میرا مقصد یہ تھا کہ صرف آج تھا باقی ایام نہیں، اور بالفعل وہ اس روز نہ تو لے کر گیا اور نہ ہی لایا   لیکن مجھے خدشہ ہے کہ کسی بھی دن انہیں لے کر گیا تو کہیں طلاق نہ واقع ہوجائے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

خاوند کا اپنی بیوی کو کہنا : "جب میں اپنے گھر والوں لے کر جاؤں یا انہیں لاؤں تو مجھ پر طلاق " یہ ایک شرط پر معلق کردہ طلاق ہے، اگر تو وہ اس گھر والوں کو لے جانے یا لانے کی حالت میں طلاق واقع ہونا مراد لے تو علماء کا اتفاق ہے کہ اس سے طلاق واقع ہوجائیگی

لیکن اگر وہ اس سے دھمکی مراد لے اور خوفزدہ اور منع کرنا چاہتا ہو اور اس سے طلاق مراد نہ ہو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، اکثر اہل علم یہی فتوی دیتے ہیں کہ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ اس پر قسم توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ لازم آئیگا

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (102331) کے جواب کا مطالعہ کریں

اس بنا پر اگر تو خاوند کا ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا تو کچھ نہیں ہوگا، چاہے وہ انہیں اسی دن لے کر جائے یا بعد میں کسی اور دن

اور اگر وہ طلاق واقع کرنا تو چاہتا تھا لیکن وہ کہتا ہے کہ میری مراد صرف اسی دن تھی، تو اگر اس دن کے بعد کسی اور دن انہیں لے کر گیا یا لایا تو اس پر کچھ نہیں ہے، اس کی نیت پر عمل ہوگا اور اللہ سبحانہ و تعالی کو اس کی نیت کا علم ہے

ہم اس خاوند کو بھی اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ طلاق کے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب ہی کریں نہ تو غصہ کی حالت میں طلاق کے الفاظ منہ سے نکالیں اور نہ ہی عام حالت میں، کیونکہ اس کے نتیجہ میں آدمی کے نہ چاہتے ہوئے بھی خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

103308